دعا پر ایمان: اس کے کلام کی قوت پر بھروسہ۔

یسوع مسیح کا اس دنیا میں آنے کا ایک مقصد تھا ۔اور وہ مقصد خدا کی باشاہت کو قائم کرنا اور اس کی منادی کرنا اور اس کے ساتھ شیطان کے کام کو تباہ کرنا تھا۔ ہمیں مسیح کے شاگرد ہونے کی حیثیت سے مسیح کے بدن کا حصہ ہوتے ہوئے ہمیں اس کے مشن یعنی خدا کی بادشاہت کو پھیلانا اور شیطان کے کام کو تباہ کرنا ہے اور ہم یہ کام یسوع کی بھرپور قوت اور اختیار کی بنا پر یقیناً کر سکتے ہیں۔اور یہ کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔

مرقس ۱۱۔ ۲۰ تا ۲۶ آیت کے پہلے پہرے پر غور کرنے سے پہلے میں اس کے سیاق وسباق کو مختصر بیان کروں گا۔

یسوع لادھو کے بچے پر سوار ہو کر یروشلم میں داخل ہو تا ہے اور لوگ ہوشعنا کے نعرے لگاتے ہیں َ۔ یہ اس کے بادشاہ ہونے کا علان تھا کیونکہ وہ سلیمان بادشاہ کی طرح یروشلم میں داخل ہوا جب اسے بادشاہ نے مسح کیا تھا، (پہلا سلاطین اباب ۳۳ تا ۳۴)اس طرح یسوع نے زمین پر خدا کی بادشاہت کی منادی کا آغاز کیا۔اگلے دن ہیکل کی راہ پر وہ ایک انجیر کے درخت سے پھل ڈھونڈنے آیا لیکن درخت پر پھل نہیں تھا۔ آپ نے اس پر لعنت بھیجی کی آئندہ تجھے کبھی پھل نہ لگے ۔ یہ درخت بنی اسرائیل اوران کے مذہبی قیام کو ظاہر کرتا ہے کیونکہ انہوں نے اس کی باشاہت کا یقین نہ کیا اور بے پھل ثابت ہوئے۔ ہمیں اس بات پر غور کرنا ہے کہ کس طرح انجیر کے درخت کی یہ کہانی یسوع کے ساتھ جڑی ہوئی ہے۔ ہیکل میں سے کاروباری حضرات کو نکالنا خدا اور یسوع کے تعلق کو ظاہر کرتا ہے۔یسوع کے اس درخت پر لعنت بھیجنے کے فوراً بعد یسوع ہیکل میں داخل ہوتا ہے۔اور اس کو تجارت گاہ کے طور پر پاتا ہے کیونکہ خدا کا گھر دعا کا گھر ہوتا ہے جو وہ نہیں تھا۔ایسی جگہ جہاں ہر ایک کی خدا کے حضور دعا سنی جاتی ہے۔یسوع نے تمام بیچنے والوں اور زر فروشوں کو وہاں سے نکال دیا۔ جہاں دعا ہونی چاہیے تھی وہاں لوگوں نے ڈاکوؤں کی کھو بنا رکھی تھی۔

مرقس ۱۱ باب ۲۰ تا ۲۶ آیت۔

۲۰۔ پھر صبح جب وہ ادھر سے گزرے تو اس انجیر کے درخت کو جڑھ سے سوکھا پایا۔

۲۱۔ پطرس کو وہ بات یاد آئی اور اس سے کہنے لگا" ربی دیکھ یہ انجیر کا درخت جس پر تو نے لعنت کی تھی سوکھ گیا۔

۲۲۔ یسوع نے جواب میں ان سے کہا خدا پر ایمان رکھو۔

۲۳۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو کوئی اس پہاڑ سے کہے تو اکھڑ جا اور سمندر میں جا پڑ اور اپنے دل میں شک نہ کرے بلکہ یقین کرے کہ جو کچھ کہتا ہے ہو جائیگا تو اس کے لیے وہی ہو گا۔

۲۴۔اس لیے میں تم سے کہتا ہوں جو کچھ تم دعا میں مانگتے ہو یقین کرو کہ تمیں مل گیا اور وہ تم کو مل جائے گا۔

۲۵۔ جب کبھی تم کھڑے ہو کر دعا کرتے ہو اگر تمہیں کسی سے شکایت ہو تو اسے معاف کرو تا کہ تمہارا باپ بھی جو آسمان پر ہے تمہارے گناہ معاف کرے۔

۲۶۔(اگر تم معاف نہ کرو گے تو تمہارا باپ بھی تمہارے گناہ معاف نہ کرے گا۔)

ہمیں جاننے کی ضرورت ہے کہ یسوع کیا کہہ رہا ہے۔انجیر کو یہ درخت واضح طور پر ہیکل کی علامت کے طور پر دیکھائی دیتا ہے۔جو مذہبی استحکام پیدا کرنے میں ناکام ہو گیا ہے اور مردہ دیکھائی دیتا ہے۔ ہیکل اور انجیر کے درخت کے درمیان جو تعلق ہے۔ہیکل کے سردار کاہن، لاوی کی زندگی کو جاننے کا ایک دلچسپ اشارہ بھی ہے۔جس کی پہچان یہ تھی کہ اس کا کام مردہ زندگی میں جان ڈالنا اور اس پھل دار درخت کی طرح جاندار بنانا ہوتا تھا۔(عدد ۱۷باب ۱تا ۱۱آیت) یہ اختیار لے لیا گیا اور یسوع کو سونپ دیا گیا جو زندگی کا مالک ہے اور سردار کاہن کی زندگی ایک مردہ بن گئی۔ہم بادشاہت کے بارے میں دیکھتے ہیں جو بنی اسرائیل کے حقیقی خدا کی جانب سے کاہنوں کو سونپی گئی تھی یسوع نے اس بادشاہت کا آغاز کیا۔اور جنہوں نے یسوع کو اپنا نجات دہندہ مانا اور اس کے ساتھ چلنے کو عہد کیا ہے وہ ہی اس کے بادشاہت کے وارث ہیں وہ ہیں اس کے شاگرد جن سے اس نے یوں خطاب کیا۔

یسوع یہاں نہ صرف ہیکل کی تباہی کے بارے میں بتا رہے ہیں بلکہ اپنے شاگردوں کو اپنی بادشاہت کے وارث ہونے کا یقین دلاتے ہیں کہ بنی اسرئیل کی نئی بادشاہت میں کوئی ہیکل کلیسیا نہیں ہو گی کیونکہ ہم ہیکل ہیں اور ہماری دعا سنی جاتی ہے۔کیونکہ جب سلیمان نے پہلی ہیکل تعمیر کی تو خدا نے اسے یقین دلایا۔

۲تواریخ:۷باب ۱۵آیت۔

اب سے جو دعا اس جگہ کی جائے گی اس پر میری آنکھیں کھلی اور میرے کان لگے رہیں گے۔

یسوع اپنے شاگردوں کو یقین دلاتے ہیں کہ یروشلم اور ہیکل کی جگہ اس سے بہتر ہو گی۔جس میں بادشاہ، کاہن اور حقیقی بنی اسرائیل کو یعنی کلیسیا کو اس نے عظیم قوت بخشی ہے کہ وہ اس کے مشن کو جاری رکھیں، اس کی بادشاہت کو پھیلاتے رہیں اور شیطان کے کام کو نیست و نابود کرتے رہیں۔ کیونکہ بادشاہت کے وارث یعنی کلیسیا کے ممبران کو دعا کے ذریعے عظیم محبت، فضل اور قوت تک رسائی دی گئی ہے۔جو جسمانی لحاظ سے نہیں کہ خدا ان کی سنتا اور جواب دیتا ہے یا نہیں بلکہ خدا کے کلام پر ایمان، ہمارے یقین اور اعتماد سے ایسا کرنا ممکن ہے۔

1یوحنا:۳باب ۲۲تو۲۳آیت۔

۲۲۔اور جو کچھ ہم مانگتے ہیں اور وہ ہمیں اسی کی طرف سے ملتا ہے کیونکہ ہم اس کے حکموں پر عمل کرتے ہیں جو کچھ وہ پسند کرتا ہے اور اسے بجا لاتے ہیں۔

۲۳۔اور اس کا حکم یہ ہے کہ ہم اس کے بیٹے پر ایمان لائیں۔اور جیسا اس نے ہمیں حکم دیا اس کے موافق آپس میں محبت رکھیں۔

ایوحنا:۵باب کی ۱۴آیت۔

اور ہمیں اس کے سامنے دلیری ہے اس کا سبب یہ ہے کہ اس کی مرضی کے موافق کچھ مانگتے ہیں تو وہ ہماری سنتا ہے۔

جب ہم ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں تو ہم اس کے عہد پر قائم رہتے ہیں۔اور یہ سب کچھ کرنے سے ہم اس کی بادشاہت کے وارث بنتے ہیں، بادشاہت کے وارث ہونے کی حیثیت سے ہم جو کچھ مانگتے ہیں ہمیں ملتا ہے،

نوٹ ہم نے دعا پر ایمان کے لئے کچھ شرائط بیان کی ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ خدا کے ساتھ عہد میں۔ خدا اور ایک دوسرے سے محبت رکھیں۔ سب کو معاف کرتے ہوئے تمہارے درمیان کوئی دشمنی نہ بڑھنے پائے۔

۲۔ خدا کی مرضی کے مطابق مانگیں کیونکہ ہم خدا کی خدمت کے لئے ہیں نہ اپنی۔

۳۔ خدا پر کامل یقین اور اعتماد رکھتے ہوئے۔ آپ دلی طور پر جان لیں کہ آپ کی دعا کا جواب تمہیں مل گیا ہے۔ بے شک اسے ظاہری طور پر نہیں دیکھ سکے۔ یہی ایمان ہے کہ ظاہری ثبوت کی بجائے اس کی کلام پر بھروسہ رکھنا جو روح ہے اور سننے پر قادر ہے۔ یسوع نے ہمیں وہ تمام قوت ہمیں دی ہے جس سے ہم شیطان کے کام کو خاتمہ اور خدا کی بادشاہت کو پھیلا سکتے ہیں۔

متی: ۱۸ باب۔ ۱۸ تا ۲۰ آیت

۱۸۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں جو کچھ تم زمین پر باندھو گے وہ آسمان پر بندھیگا اور جو کچھ زمین پر کھولو گے آسمان پر کھلے گا۔

۱۹۔ پھر میں تم سے کہتا ہوں اگر تم میں سے دو شخص کسی بات کے لیے جسے وہ چاہتے ہوں اتفاق کریں تو میرے باپ کی طرف سے جو آسمان پر ہے ہو جائیگی۔

۲۰۔ کیونکہ جہاں دو یا تین میرے نام پر اکٹھے ہیں میں وہاں ان کے بیچ میں ہوں۔

ہمیں بھی اس کی فطری قوت کے ساتھ چلنا چاہیے۔ جب ہم شاگردوں کے ساتھ یسوع کا بدن ہونے کی حیثیت کے لحاظ سے ایک ہیں۔ تو ہم نے اپنے آپ کو خدا کی مرضی کو پورا کرنے کے لیے خدا کی قوت کے تابع بنا دیا ہے۔ یہ ظاہری طور پر مرقس ۱۱ باب کی ۲۰ تا ۲۶ آیت میں لوگوں ہیکل کی بجائے ایک جگہ پر اکٹھا ہونا اس کے ساتھ اتحاد کو ظاہر کرتا ہے۔ اکٹھے دعا کرنا ہم میں ایک دوسرے سے بے غرض محبت اور اور یسوع میں ایک بدن ہونے کو ظاہر کرتی ہے۔

ہمارا کامل یقین ہے کہ ہمارے یسوع میں اعظیم کام ہماری دعا کے جواب سے ممکن ہیں۔ اس لیے ہمارا بدنی روشنی اور بدنی سمجھ کے مطابق چلنا ثبوت نہیں بلکہ خدا کے کلام کی سچائی پر اور اس کے جلال کے مطابق چلنا ہے۔ ہم دنیا کی روشنی میں دیکھ سکتے ہیں جو خدا نے دنیا کے پہلے دن تخلیق کی۔ (پیدائش ۱ باب کی ۳ تا ۵ آیت) ہمارے ایمان کی روشنی اس سے کہیں زیادہ ہے۔

امثال: ۳ باب کی ۵ آیت۔

۵۔ سارے دل سے خداوند پر توکل کر اور اپنی فہم پر تکیہ نہ کر۔

جب ہم خدا پر بھروسہ رکھتے ہیں تو ہم کلام کی روشنی میں چلتے ہیں۔ کیونکہ خدا ہم پر یسوع کے ذریعے اور کلام کے ذریعے ہم پر ظاہر ہوا۔ اس کی الٰہی قوت اس کے سچے شاگردوں میں اور جو یسوع میں قائم رہتے ہیں موجود ہے جو ان اس پر ایمان اور خدا سے وفاداری کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔

دعا کے ذریعے ہمارا ایمان بڑھتا ہے۔ ہمیں دعا کرنی بھی چاہیے کیونکہ خدا کے کلام سے ہم میں شفا کی قوت پیدا ہوتی ہے۔

دعا کی ایک شرط یہ بھی ہے کہ ہم اس کی مرضی پور کریں۔ ہمیں اس کی مرضی کے بارے میں حیران نہیں ہونا بلکہ جب ہم شفا کیلئے دعا کرتے ہیں تو خدا ہم پر اپنی مرضی آشکارا کر دیتا ہے۔ ہمیں اس کے کلام اور تعلیم اور کام کو جاننے کی ضرورت ہے۔

یہ واضح طور پر ظاہر ہے کہ خدا نہیں چاہتا کہ ہمیں برائی کا تجربہ ہو یہی وجہ ہے کہ خدا نے آدم کو نیک و بد کی پہچان کے درخت کا پھل کھانے سے منع فرمایا، مکاشفہ کی کتاب اس بات کی تصدیق کرتی ہے۔ کہ ابدی بادشاہت میں کسی قسم کی برائی کا تجربہ نہیں ہو گا وہاں نہ آنسو، نہ موت، نہ غم، نہ رونا اور نہ دُکھ ہو گا۔ (مکاشفہ ۲۱ باب ۴ آیت) کمزوری اور بیماری بدی کا نتیجہ ہے جو خدا ہم سے کبھی نہیں چاہتا اور نہ ہی یہ اس کی مرضی سے ہے۔ تاہم انسان کے گناہ کرنے کے سبب سے اور خدا کی بادشاہت میں شامل ہونے کے لیے، خدا ہمیں اختیار دیتا ہے بدی کا اگر یہ اختیار ہے اور ہم کہتے ہیں اگر یہ اختیار ہے کیونکہ ہمیں کھولنے اور باندھنے کی طاقت دی گئی ہے۔ لیکن اس کا انحصار ہم پر ہے۔ کمزوریاں اور بیماریاں شیطان کے کام ہیں۔ اور یسوع شیطان اس کے کام کو تباہ کرنے کے لیے آیا۔ جو کوئی ایمان کے ساتھ خدا کے پاس آتا ہے وہ شفا پاتا ہے اور وہ واپس کبھی نہیں جاتا۔ کلام مقدس میں کوئی ایسا اشارہ نہیں ہے جہاں یسوع جو ہمیشہ ہمارے ساتھ ہے اور اس کی شفا کا کوئی اختتام ہو۔ کوئی ایسا اشارہ نہیں ہے کہ ہم اس کے کلام پر بھروسہ نہ کریں۔

یعقوب ۵ باب کی ۱۵ آیت۔

اور جو دعا ایمان کے ساتھ کی جائے گی اسکے باعث بیمار بچ جائے گا اور خداوند اسے اُٹھا کھڑا کرے گا اگر اس نے گناہ کئے ہوں اُن کی بھی معافی ہو جائے گی۔

کیونکہ جب ہم کمزوریوں، بیماریوں میں مبتلا ہوتے ہیں، خدا چاہتا ہے کہ ہمیں بدی سے نکالے اور اس کو نیکی اور ہمارے فائدے کے لیے استعمال کرے۔ اس طرح کے تجربات ایمان کو آزمانے کے لیے ہوتے ہیں۔ یہ مواقع فراہم کرتے ہیں کہ آپ ایمان میں مضبوط ہوں تاکہ اس کے اعتماد اور بھروسے کو حاصل کریں اور اس کی برکات کو اپنے اوپر واضح ہونے تک صبر سے انتظار کرنا سیکھیں۔ خدا چاہتا ہے کہ ہم اس کی مرضی جاننے میں لگے رہیں۔

یعقوب: ۱باب ۲ تا ۶ آیت۔
۲۔اے میرے بھائیو! جب تم طرح طرح کی آزمائشوں میں پڑو۔
۳۔ تواس کو یہ جان کر کمال خوشی کی بات سمجھنا کہ تمارے ایمان کی آزمائش تم میں صبر پیدا کرتی ہے۔
۴۔اور صبر کو پناپورا کام کرنے دو تاکہ تم پورے اور کامل ہو جاؤ۔اور تم میں کسی بات کی کمی نہ رہے۔
۵۔ لیکن اگر تم میں سے کسی میں حکمت کی کمی ہو تو خدا سے مانگے جو بغیر ملامت کئے سب کو فیاضی کے ساتھ دیتا ہے۔اس کو دی جائے گی۔
۶۔ مگر ایمان سے مانگے اور کوئی شک نہ کرے کیونکہ شک کرنے والا سمندر کی مانند ہوتا ہے۔جواس سے بہتی اور اچھلتی ہے۔

رومیوں: ۵باب ۳تا۴آیت
۳۔ صرف یہی نہیں بلکہ مصیبتوں میں بھی فخر کریں یہ جان کر کہ مصیبت سے صبر پیدا ہوتا ہے۔
۴۔اور صبر سے پختگی اور پختگی سے امید پیدا ہوتی ہے۔
جنہوں نے صبر پر ثابت قدم رہنا سیکھا یسوع نے ان کے لیے انعام کا وعدہ کیا ہے۔

مکاشفہ ۔۳باب ۱۰ آیت۔
۱۰۔ چونکہ تونے میرے صبر کے کلام پر عمل کیا اس لیے میں بھی آزمائش کے اس وقت تیری حفاظت کروں گا۔جو زمین کے رہنے والوں کے لیے تمام دنیا پر آنے والا ہے۔

یہاں تک ایمان پر قائم رہنا اور صبر کرنا سیکھنا ایک اعظیم انعام ہے۔ مضبوط ایمان ہمیں برداشت کرنااوراس پر قائم رہنا سکھاتا ہے۔

مکمل طور پر اپنے دل میں ایمان رکھتے ہوئے جائزہ لینے کا ایک طریقہ یہ ہے۔کہ خدا کے کلام پورا بھروسہ رکھیں۔روح پر بھروسہ رکھتے ہوئے اور روح کے مطابق چلنا اور بدنی سمجھ کے مطابق نہ چلنا کیونکہ خدا ابتدائی حقیقت ہے اور ابتدائی حقیقت کی تعریف بدنی حقیقت کا ظاہر پن نہیں ہے۔خدا روح ہے اور اس کا کلام روح اور زندگی ہے۔خدا کا کلام بدنی حقیقت کی تخلیق ہے جیسے کائنات آسمان اور زمین کی تخلیق ہوئی، بدنی حقیقت سے مراد خدا کے کلام کے مطابق چلنااوراس پر قائم رہنا ہے۔

یہ وہ مطالبہ ہے جو ہمیں یسوع کے نام اور اختیار سے روح میں پہلے عطا ہو چکا ہے۔ایمان ہمیں یسوع مسیح کے نام میں حقیقی روحانی سلطنت اور جسمانی سلطنت ہم پر ظاہر کرتا ہے۔اس لیے جب ہم یہ جانتے ہوئے کہ خدا کا کلام سچا ہے ہم بھروسہ رکھتے ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ وہ کیا کہیگا۔ ہمیں صرف کب اور کیسے صبر کے لیے جسمانی گواہی کی ضرورت